129284 ـ اسلامك سنيٹر كے چئرمين كے پاس ايك نصرانى عورت كى شادى ہوئى كيا يہ عمل منصب سے معزول كرنے كا سبب بن سكتا ہے ؟

سوال

ہمارے علاقے كے اسلامك سينٹر نے ايك عيسائى عورت سے شادى كر ركھى ہے، كيا يہ شخص ايك دينى راہنما كے منصب پر قائم رہ سكتا ہے كہ لوگ اس كى اقتداء كريں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

شريعت اسلاميہ ميں كسى مسلمان كا اہل كتاب ـ يہودى اور عيسائى ـ كى عورتوں سے شادى كرنا مباح ہے؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

} كل پاكيزہ چيزيں آج تمہارے ليے حلال كى گئيں اور اہل كتاب كا ذبيحہ تمہارے ليے حلال ہے، اور تمہارا ذبيحہ ان كے ليے حلال ہے، اور پاك دامن مسلمان عورتيں اور جو لوگ تم سے پہلے كتاب ديے گئے ہيں ان كى پاك دامن عورتيں حلال ہيں جب كہ تم ان كے مہر ادا كرو، اس طرح كہ تم ان سے باقاعدہ نكاح كرو يہ نہيں كہ علانيہ زنا كرو يا پوشيدہ بدكارى كرو، منكرين ايمان كے اعمال ضائع اور اكارت ہيں اور آخرت ميں وہ ہارنے والوں ميں سے ہيں {المآئدۃ (5).

اور اہل كتاب كى اس عورت سے نكاح كرنا مباح ہے جو عفت و عصمت والى ہو بدكار نہيں.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (2527) كا مطالعہ كريں.

دوم:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مرد كو حكم ديا ہے كہ وہ ايسى عورت كو بطور بيوى اختيار كرے جو دين والى اور اخلاق كريمہ كى مالك ہو.

اسى ليے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" چنانچہ تم دین والی اختیار کرو تمہارا ہاتھ خاك میں ملے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5090) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466).

اسی لیے اکثر علماء کرام نے اہل کتاب کی عورت سے مسلمان شخص کا شادی کرنا مکروہ قرار دیا ہے، اور اس کے کئی ایك اسباب ہیں:

1 ـ ایسی عورت سے شادی کرنے کا خدشہ جو عفت و عصمت کی مالك نہیں.

شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ حذیفہ نے ایك یہودی عورت سے شادی کی تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں خط لکھا: کہ اسے چھوڑ دو، تو حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں جواب دیا کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ یہ حرام ہے تو میں اسے چھوڑ دیتا ہوں ؟

تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: نہیں میں اسے حرام خیال نہیں کرتا، لیکن مجھے خدشہ ہے کہ ان میں بدکار عورتوں کے ساتھ شادیاں نہ کرنے لگو "

اسے ابن جریر طبری نے تفسیر طبری (4 / 366) میں روایت کیا اور حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے تفسیر ابن ابن کثیر (1 / 583) میں صحیح قرار دیا ہے.

2 ـ اس چیز کا خدشہ کہ کہیں مسلمان مرد مسلمان عورتوں کو چھوڑ کر اہل کتاب کی عورتوں سے ہی شادیاں نہ کرنے لگ جائیں.

عامر بن عبد اللہ نسطاس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ طلحہ بن عبید اللہ نے یہودیوں کے ایك سردار کی بیٹی سے شادی کی راوی کہتے ہیں کہ تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں روکا لیکن انہوں نے اسے طلاق نہیں دی "

اسے مصنف عبد الرزاق (6 / 79) میں روایت کیا گیا ہے.

ابن جریر طبری رحمہ اللہ حذیفہ اور طلحہ رضی اللہ کے متعلق عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے قول پر تعلیقاً کہتے ہیں:

" طلحہ اور حذیفہ کا یہودي اور نصرانی عورت سے نکاح کرنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس لیے ناپسند کیا کہ کہیں لوگ اس میں ان کی اقتداء اور پیروی نہ کرنے لگیں، اور مسلمان عورتوں کو چھوڑ دیں اس لیے انہوں نے انہیں چھوڑنے کا حکم دیا " انتہی

دیکھیں: تفسیر الطبری (4 / 366).

3 ـ اس طرح كى شادى كے نتيجہ ميں بہت سارى خرابياں پيدا ہوتى ہيں، مثلا اولاد اور ان كے عقائد كے متعلق پيش آمد خطرات اور جھگڑے كا پيدا ہونا.

اہل كتاب كى عورتوں سے نكاح ميں جو خرابياں پيدا ہوتى ہيں ان كو ہم سوال نمبر (20227) كے جواب ميں بيان كر چكے ہيں آپ ان كى اہميت كى وجہ سے اس كا مطالعہ ضرور كريں.

سوم:

علماء رحمہم اللہ نے ايك قاعدہ اور اصول بيان كيا ہے كہ: جب مسلمان شخص كو ضرورت ہو تو اس كے ليے مكروہ مباح ہو جاتا ہے "

اس قاعدہ اور اصول كى تفصيل اور شرح اور مثاليں ديكھنے كے ليے آپ شيخ ابن عثيمين كى كتاب " شرح منظومۃ اصول الفقہ و قواعدہ " صفحہ نمبر (62) كا مطالعہ كريں.

اس بنا پر اسلامك سينٹر كے چئرمين نے جو كچھ كيا ہے وہ اصلا مكروہ ہے، ليكن ہم بعينہ اس شخص پر حكم نہيں لگا سكتے كہ اس نے مكروہ كام كيا ہے، كيونكہ ہو سكتا ہے اس كے ليے ايسا كرنے كے اسباب ہوں، جو اس كراہت كے حكم كو ختم كرنے كا باعث ہوں.

فرض كريں كہ اس نے كوئى مكروہ عمل كيا ہے تو بھى اس نے كوئى حرام كام تو نہيں كيا، بلكہ ايك ايسا عمل كيا ہے جس كے جواز پر قرآن اور سنت دلالت كرتے ہيں.

تو اس طرح اس كا عادل ہونا ختم نہيں ہو جائيگا، اور نہ ہى اس سے بائيكاٹ كرنا اور اسے اس كے منصب سے معزول كرنے كا باعث بنےگا، كيونكہ اس نے كسى حرام فعل كا ارتكاب تو نہيں كيا، اور نہ ہى كوئى ايسا عمل كيا ہے جو اس كے عادل اور امين ہونے ميں جرح كا باعث بنے، لہذا آپ اس كے ساتھ نرم رويہ اختيار كريں، اور سب مل كر ايك ہو جائيں، اور خاص كر اپنے اس ملك ميں جہاں آپ رہ رہے ہيں، كيونكہ وہاں آپ كو اجتماعيت اور محبت و الفت كى زيادہ ضرورت ہے.

واللہ اعلم.